نقدُ و نظَر

ادارہ

ڈیجیٹل تصویر (فنی و شرعی تجزیہ)

تالیف: مفتی شعیب عالم صاحب۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: درج نہیں۔ ناشر: مکتبۃ السنان، کراچی

منظر بندی کا عمل قدیم ہے، ہر زمانے میں زندہ رہا ہے، مگر طور طریقے اسباب وآلات بدلتے رہے ہیں، کبھی حجر ومدر کی مورتی بناکر، کبھی پارچہ وقرام پر نقش ونگار کے ذریعہ یہ مقصد حاصل ہوتا رہا۔ اسلام کے آغاز پر حجر ومدر کے علاوہ پارچہ قرام پر نقش کا رواج تھا، اگلے عرصہ میں کاغذ پر تصویر بننے لگی اور اس عمل کے لیے کیمرا وجود میں آیا، جس کی بدولت ہاتھ کی محنت کم، مشین کی کارکردگی بڑھ گئی۔ اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ تصویر سازی انسانی کارکردگی وصنعت سے نکل کر مشینی عمل کا نتیجہ بن چکی ہے، اس لیے اب تصویر کی حرمت کا قصہ تمام ہوچکا ہے۔ اس پر کتابیں لکھی گئیں کہ تصویر کی یہ نئی شکل عکس ہے، اس پر اکابر نے خوب رد کیا، جن میں مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات اس موضوع کی زبردست ترجمانی کرتی ہیں۔

الغرض! تصویری مقاصد کے حصول کی نئی شکل کو تصویر کی بجائے عکس کہنے کی غلط فہمی آج کی نئی بات نہیں بلکہ پون صدی پرانی بات ہے، جسے اکابر نے قبول کرنے کے بجائے رد کردیا تھا، مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نئی شکل کو عکس کہنے والوں کی تردید میں اور اس عکسی وہم کو تصویر قرار دینے کے لیے یہ ارشاد فرمایا:

> ’’دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ فوٹو گرافی درحقیقت عکاسی ہے، جس طرح آئینہ، پانی اور دوسری شفاف چیزوں پر صورت کا عکس اتر آتا ہے اور اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا، اسی طرح فوٹو کے شیشہ پر مقابل کا عکس اتر آتا ہے اور فرق صرف یہ ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں رہتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کرلیا جاتا ہے، ورنہ فوٹو گرافر اعضاء کی تخلیق وتکوین نہیں کرتا۔

ان کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے فوٹو کی تصویر کو آئینہ، پانی وغیرہ کے عکس پر قیاس کیا ہے، یعنی جس طرح آئینہ کے عکس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ایسے ہی فوٹو کی

تصویر بھی ایک عکس ہے، پھر اس کو کیوں حرام کیا جائے؟ لیکن اگر ذرا تامل سے کام لیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ یہ قیام اصولِ قیاس کے قطعاً خلاف ہے، اور ایک عالم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہونی چاہیے کہ وہ ایسی ظاہر الفرق چیزوں میں فرق نہ کرے اور ایک دوسرے کا حکم نافذ کر دے............الخ۔‘‘

(جواہر الفقہ، آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام، ج:۷، ص:۴۲۷-۴۳۰، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

ہمارے بعض اہل علم نے اس عکسی وہم کے رد کے لیے ارشاد فرمائے ہوئے کلمات سے خود ساختہ یہ کلیہ نکالا کہ ڈیجیٹل تصویر شیشے اور اسکرین پر ہونے کے باوجود چونکہ قائم اور پائیدار نہیں ہوتی اس لیے یہ تصویر نہیں ہے، اس کلیہ پر ڈیجیٹل تصویر کے جواز کا اباحی نظریہ قائم کر دیا گیا، اور ہر عالم، مولوی، طالب علم، مرد اور عورت کے ہاتھ میں بلاتفریق بیک جنبش قلم کیمرا تھما دیا گیا، کوئی تقریب ہو یا محفل، مجلس ہو یا ملاقات موبائل کیمرا ڈیجیٹل تصویر کے جوازی فتوے کی تعمیل میں مصروف نظر آتا ہے۔

اس بے ہنگم تصویر سازی کو کون سی ضرورت کہیں گے؟ یہ کونسی دینی خدمت اور تبلیغی مشن کے زمرے میں آئے گا جس کے بہانے سے تصویر کی حرمت کو مطلق پامال کیا گیا تھا؟ بہر حال یہ تصویر سازی اور تصویر بینی کا مشغلہ ایک نفسانی دلچسپی سے نکل کر علمی فتنہ بنا دیا گیا ہے، اور تصویر سازی کی نئی شکل سے متعلق ہمارے معاصر مجوزین نے نصف صدی قبل کے علمائے مصر کو تو پیچھے چھوڑا ہی تھا، بلکہ ان کے رد میں لکھی گئی اکابر کی بعض تحریروں سے ان کے تردیدی منشا کے برعکس علماء مصر کی مسترد شدہ فکر کی تائید میں لگے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ مسجد و مدرسہ کی تقریبات و محافل بھی اس بے لذت گناہ سے محفوظ نہیں رہیں، ایسے موقع پر اس علمی فتنہ کے سدباب کے لیے متدین اہل علم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ میدانِ عمل میں آئیں اور تصویر سازی سے متعلق فکری و عملی کوتاہی کی اصلاح وفہمائش کے لیے اپنا علمی کردار ادا کریں۔

الحمد للہ! متعدد اہل علم نے اس موضوع پر کام کیا ہے، اللہ جزائے خیر دے ہمارے دار الافتاء کے مفتی اور نوجوان عالم دین مولانا مفتی محمد شعیب عالم حفظہ اللہ کو جنہوں نے تصویر کی حرمت کے بارے میں ڈیجیٹل اور نان ڈیجیٹل کی تفریق پر قائم ہونے والے اباحی نظریئے کی بھرپور علمی وفقہی تردید فرمائی ہے، مفتی صاحب موصوف نے موضوع کی فنی اور فقہی دونوں حیثیتوں سے بحث کرتے ہوئے مجوزین پر حجت تمام کر دی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو ڈیجیٹل تصویر کے ترکیبی وعملی مراحل کی باریکیوں میں اُلجھا کر تصویر سازی کے نئے عمل کو تصویر کے پرانے شرعی وفقہی حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ تصویر کے مقاصد اس نئی شکل میں بدرجہ اتم پورے ہو رہے ہیں، اس مقصودی پہلو کو نظر انداز کر کے فنی بحث کے

ذریعہ ڈیجیٹل تصویر سے تصویر کی حرمت وممانعت کا حکم ٹالنے کی ناکام کوشش درست نہیں ہے۔

کتاب کے صفحہ: ۳۸ پر فنی بحث کا اختتامیہ ان الفاظ میں درج ہے:

''الغرض فنی ترقی کا سلسلہ جاری ہے، نت نئے آلات وجود پاتے رہیں گے، مگر ہمیں شکل وصورت اور روح وحقیقت کے درمیان فرق روا رکھنا ہوگا، کیونکہ شکلیں اور صورتیں بدلتی رہتی ہیں، مگر روح اور حقیقت ہر زمانے میں یکساں رہتی ہے۔ مقصد کے حصول کے لیے مختلف ذرائع اور وسائل اختیار کیے جاتے ہیں، مگر حکم کا تعین ذریعے اور وسیلے سے نہیں، بلکہ مآل اور نتیجے سے ہوتا ہے۔ ذریعے کو غیر مقصود ہونے کی بنا پر نظر انداز کردینا چاہیے، مگر نتیجے سے صرفِ نظر نہیں چاہیے۔ اگر فکر اتنی گہری، فہم اتنا مستقیم اور نگاہ اتنی تیز ہو کہ وہ صورت سے گزر کر روح اور حقیقت تک اتر سکتی ہو تو پھر برائی جس رنگ وروپ میں آجائے، اُسے پہچاننا مشکل نہیں رہتا ہے۔'' (ڈیجیٹل تصویر، ڈیجیٹل تیکنیک پر آخری نظر، ص: ۳۸)

کتاب کے آخر میں ابحاث کا خلاصہ سلیقہ مندی سے سمیٹتے ہوئے حکم کی تلخیص یوں درج ہے:

''ہماری تحقیق کے مطابق ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تحت بنائے گئے مناظر کو تصاویر کہا جائے گا جس کی وجوہات درج ذیل ہیں: ....۔''

یہ وجوہات نو تک مذکور ہیں، اور بعض وجوہ، ذیلی وضمنی اجزاء پر مشتمل ہیں، آخر میں لکھا ہے:

''خلاصہ بحث یہ ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم کے تحت بنائی گئی شبیہ بھی تصویر ہے، اور اس پر تصویر کے احکام جاری ہوں گے۔'' (ص:۱۱۶)

الغرض مفتی شعیب عالم صاحب کی یہ علمی کاوش ڈیجیٹل تصویر کی فنی وفقہی حیثیت کے تعین میں انتہائی ٹھوس، مدلل، وقیع اور سنجیدہ تحریر ہے، جو اہل علم تحقیقاً یا تقلیداً ڈیجیٹل تصویر کو تصویر کی سابقہ شکلوں سے ممتاز ومنفرد قرار دینے پر مصر ہیں، اگر وہ بنظر انصاف اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو امید ہے کہ ان کا علم وتدین اس کتاب کے مندرجات سے اتفاق کرے گا، اور انہیں اپنی رائے پر نظر ثانی اور رجوع کا ایسا دینی جذبہ نصیب ہوگا جس طرح ہمارے بعض علمائے ہند' علمائے مصر کی آراء سے متاثر ہوکر تصویر کے جواز کی طرف جاکر واپس اپنے روایتی دائرے میں آگئے تھے، اور ان کے اس طرزِ عمل نے ان کے علمی ومعاشرتی مقام کو مزید بلند اور روشن کیا تھا۔ یہ کتاب بنیادی طور پر اہل علم کے لیے دعوت فکر وعمل ہے، مگر لکھے پڑھے ذی استعداد عوام کے لیے بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔ امید ہے عوام وخواص اسے خوب پذیرائی دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق دے اور اسے مفید عام بنائے، آمین۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....